فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (قسط:18)

# تجدیدِ ایمان و تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ

(مع دیگر دِلچسپ سُوال جواب)

پیشکش

مجلس المدینۃُ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رِسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مدنی مذاکرہ نمبر 8 کے مواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے ''فیضانِ مدنی مذاکرہ'' نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

## پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

**اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ** تبلیغِ قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال **محمد الیاس عطّار** قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سنّتوں بھرے بیانات، عِلْم وحکمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَریعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دلوں میں مدنی انقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اعمال، فضائل و مناقب، شریعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اخلاقیات و اِسلامی معلومات، روز مرہ معاملات اور دیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حکمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

**امیرِ اہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دلچسپ اور علم و حکمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیہ کا شعبہ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مدنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ان تحریری گلدستوں کا مطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اعمال اور ظاہر و باطن کی اصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حصولِ علمِ دین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

**اِس** رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی عنایتوں اور امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر ارادی کوتاہی کا دخل ہے۔

**مجلس المدینۃ العلمیۃ**
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ)
۲۹ رمضان المبارک ۱۴۳۷ھ / 05 جولائی 2016ء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

# تجدیدِ ایمان وتجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ

(مع دیگر دلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۲۷ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے۔
اِنْ شَآءَاللہ عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

## دُرُود شریف کی فضیلت

نُور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ روح پَرْوَر ہے: جو شخص بروزِ جمعہ مجھ پر 100 بار دُرُودِ پاک پڑھے، جب وہ قیامت کے روز آئے گا تو اُس کے ساتھ ایک ایسا نور ہو گا کہ اگر وہ ساری مخلوق میں تقسیم کر دیا جائے تو سب کو کفایت کرے۔(1)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## داڑھی کی توہین کُفر ہے

سُوال: زید نے مسلمان کی داڑھی کی توہین کر دی اُس کو سمجھایا گیا کہ یہ سُنَّت ہے اور سُنَّت کی توہین کُفر ہے آپ توبہ کر لیں مگر وہ نہ مانا۔ پھر کچھ عرصے کے بعد اُسے

مدینہ

(1)...... حِلیۃُ الاولیاء، ابراھیم بن ادھم، ۸/۴۸، الرقم: ۱۱۳۴۱

اچھی صحبت مل گئی۔ اُس نے توبہ تو نہیں کی مگر داڑھی بڑھالی اور نَمازی بھی بن گیا، تو کیا اس کا داڑھی کی توہین کرنے والا گناہ مُعاف ہو چکا؟

**جواب:** داڑھی کی توہین کُفر ہے اور جو مسلمان **مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ** کُفر بک کر مُرتد ہو گیا تو اُس کے پچھلے تمام نیک اَعمال مثلاً نَماز، روزہ اور حج وغیرہ ضائع ہو گئے اور آئندہ بھی کوئی نیک عمل مقبول نہیں جب تک سچی توبہ نہ کر لے لہٰذا اُسے چاہیے کہ وہ توبہ کر کے تجدیدِ ایمان، تجدیدِ نکاح اور تجدیدِ بیعت کرے۔ اسی طرح کے ایک سُوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت، مُجَدِّدِ دین و مِلَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یہ (داڑھی) سُنَن سے ہے اور اس کی سُنّیت قطعی الثبوت، ایسی سُنَّت کی توہین و تحقیر اور اس کے اِتباع پر اِستہزا (ہنسی مذاق) بالاجماع کُفر۔ عورت اس کے نکاح سے نِکل جائے گی اور بعد اس کے جو بچّے ہوں گے اولادِ حرام ہوں گے، اہلِ اسلام کو اس سے معاملۂ کفّار برتنا لازِم، بعدِ مرگ اس کے جنازہ کی نماز نہ پڑھیں اور مَقابرِ مسلمین (یعنی مسلمانوں کے قبرستان) میں دَفن نہ کریں بلکہ جہاں تک ممکن ہو اس جنازۂ ناپاک کی تذلیل کریں کہ اس نے ایسے عزّت والے پیغمبر اَفضلُ المُرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم کی سُنَّت کو ذلیل سمجھا۔ اَلْعِیَاذُ بِاللہ۔(1)

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ۲۲/ ۵۷۴

## توبہ و تجدیدِ ایمان کا آسان طریقہ

**سُوال:** توبہ و تجدیدِ ایمان کا آسان طریقہ بھی بیان فرما دیجیے۔

**جواب:** جس کُفر سے توبہ مقصود ہے وہ اُسی وقت مقبول ہو گی جبکہ وہ اُس کُفر کو کُفر تسلیم کرتا ہو اور دل میں اُس کُفر سے نفرت و بیزاری بھی ہو نیز جو کُفر سرزد ہوا توبہ میں اُس کا تذکِرہ بھی کرے مَثَلاً جس نے داڑھی کی توہین کی ہو وہ اس طرح کہے: "**یااللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے جو داڑھی کی توہین کی ہے اِس کُفر سے توبہ کرتا ہوں، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ** کے سِوا کوئی عبادت کے لائق **نہیں حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔**" اِس طرح مخصوص کُفر سے توبہ بھی ہو گئی اور تجدیدِ ایمان بھی۔

## کئی کُفرِیّات سے توبہ کا طریقہ

**سُوال:** اگر کسی نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی کُفرِیّات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو وہ توبہ کس طرح کرے؟

**جواب:** اگر کسی نے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ کئی کُفرِیّات بکے ہوں اور یاد نہ ہو کہ کیا کیا بکا ہے تو یوں کہے: "**یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ سے جو جو کُفرِیّات صادِر ہوئے ہیں میں ان سب سے توبہ کرتا ہوں، پھر کلمہ پڑھ لے۔**" اگر کلمہ شریف کا ترجمہ معلوم ہے تو زبان سے ترجمہ دُہرانے کی حاجت نہیں۔ اگر یہ معلوم ہی نہیں کہ کُفر بکا بھی

ہے یا نہیں تب بھی اگر احتیاطاً توبہ کرنا چاہے تو اس طرح کہے: **”یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر مجھ سے کوئی کُفر ہو گیا ہو تو میں اُس سے توبہ کرتا ہوں، یہ کہنے کے بعد کلمہ پڑھ لے۔“**

**میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** بہتر یہ ہے کہ روزانہ رات سونے سے قبل دو رَکعت صلوٰۃُ التَّوبہ ادا کر کے سابِقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لینی چاہیے اور یہ مدنی اِنعامات میں سے ایک مَدَنی اِنعام بھی ہے کہ ”کیا آج آپ نے کم از کم ایک بار (بہتر یہ ہے کہ سونے سے قبل) صلوٰۃُ التَّوبہ پڑھ کر دن بھر کے بلکہ سابِقہ ہونے والے تمام گناہوں سے توبہ کر لی؟ نیز خدانخواستہ گناہ ہو جانے کی صورت میں فوراً توبہ کر کے آئندہ وہ گناہ نہ کرنے کا عَہَد کیا؟“

## ایک ہی کلِمۂ کُفر سے بار بار توبہ

**سُوال:** ایک بار کلِمۂ کُفُر صادِر ہو گیا اور توبہ بھی کر لی اب دوبارہ اُسی کلِمۂ کُفر سے توبہ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

**جواب:** ایک کلِمۂ کفر سے بار بار توبہ کرنے میں حَرَج نہیں جبکہ اِس بات پر یقین ہو کہ میں پہلے توبہ کر کے مُسلمان ہو چکا ہوں۔

## دل میں ناپسندیدہ اور کفریہ باتوں کا پیدا ہونا

**سُوال:** کیا دل میں ناپسندیدہ اور کفریہ باتوں کا پیدا ہونا بھی کفر ہے؟

جواب: دل میں ناپسندیدہ اور کفریہ باتوں کا پیدا ہونا کفر نہیں جبکہ زبان سے ان کا ادا کرنا بُرا جانتا ہو چنانچہ شرح فقہ اکبر میں ہے: جس شخص کے دل پر ایسی بات گزرے کہ جس کا کہنا کُفر ہو اور وہ اسے ناپسند کرتے ہوئے نہ کہے تو یہ خالص اِیمان ہے۔[1] دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صَفحات پر مشتمل کتاب، "بہارِ شریعت" جلد دُوُم صَفْحَہ 456 پر ہے: کُفری بات کا دل میں خیال پیدا ہوا اور زبان سے بولنا بُرا جانتا ہے تو یہ کُفر نہیں بلکہ خاص اِیمان کی علامت ہے کہ دل میں اِیمان نہ ہوتا تو اسے بُرا کیوں جانتا۔[2]

## تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ

سُوال: تجدیدِ نکاح کا آسان طریقہ بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: تجدیدِ نِکاح کا معنٰی ہے نئے مَہر سے نیا نِکاح کرنا۔ اِس کے لیے لوگوں کو اِکٹھا کرنا ضَروری نہیں۔ نِکاح نام ہے اِیجاب و قَبول کا۔ ہاں بوقتِ نِکاح بطورِ گواہ کم از کم دو مسلمان مَرد یا ایک مسلمان مَرد اور دو مسلمان عورَتوں کا حاضِر ہونا لازِمی ہے۔ خطبۂ نِکاح شرط نہیں بلکہ مستحب ہے۔ خُطبہ یاد نہ ہو تو خطبے کی نیت

مدینہ

1 ...... مِنحُ الرَّوْضُ الْاَزْھَر، مطلب فی ایراد الألفاظ المکفرۃ...الخ، ص ۴۵۳

2 ...... کفریہ کلمات کے بارے میں مزید تفصیلات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کی مایہ ناز کتاب "کفریہ کلمات کے بارے میں سُوال جواب" کا مطالعہ کیجیے۔ (شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

سے اَعُوْذُ بِاللہ اور بِسْمِ اللہ شریف کے بعد سورۂ فاتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

**بالفرض** آپ پاکستانی 2500روپے مہر کے بدلے نکاح کرنا چاہتے ہیں تو آپ گواہوں کی موجودگی میں ''اِیجاب'' کیجیے یعنی عورت سے کہیے: ''میں نے پاکستانی2500روپے مہر کے بدلے آپ سے نکاح کیا۔'' عورت کہے: ''میں نے قبول کیا۔'' نکاح ہو گیا۔ یوں بھی ہو سکتا ہے کہ عورت ہی خطبہ یا سورۂ فاتحہ پڑھ کر ''اِیجاب'' کرے اور مَرد کہے: ''میں نے قَبول کیا'' نکاح ہو جائے گا۔ بعدِ نکاح اگر عورت چاہے تو مَہر مُعاف بھی کر سکتی ہے، مگر مَرد کو چاہیے کہ وہ بِلا حاجتِ شرعی عورت سے مَہر مُعاف کرنے کا سُوال نہ کرے۔

**اِحتیاطی** تجدیدِ نکاح کا بھی یہی طریقہ ہے، اگر بآسانی گواہ دستیاب ہوں تو بیان کردہ طریقے کے مطابق میاں بیوی توبہ کرکے گھر کی چار دیواری میں کبھی کبھی احتیاطاً تجدیدِ نکاح بھی کر لیا کریں۔ ماں، باپ، بہن، بھائی اور اولاد وغیرہ عاقِل و بالغ مسلمان مرد و عورت نکاح کے گواہ بن سکتے ہیں۔ اِحتیاطی تجدیدِ نکاح بالکل مُفت ہے اس کے لیے مَہر کی بھی ضرورت نہیں۔

## مَہر کی کم از کم مِقدار

**سُوال:** مَہر کی کم از کم مِقْدار کیا ہے؟

**جواب:** مَہر کی کم از کم مِقْدار دس دِرہَم ہے۔ دس دِرہم کی چاندی دو تولے ساڑھے

سات ماشہ کے برابر ہوتی ہے جیسا کہ میرے آقا اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت، مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: کم سے کم مہر دس ہی درہم ہے یعنی دو تولے ساڑھے سات ماشے چاندی یا چاندی کے سِوا اور کوئی شے اتنی ہی چاندی کی قیمت کی۔(1) بَدَائِعُ الصَّنَائِع میں ہے کہ ہمارے نزدیک مَہر کی کم از کم مِقْدار دس دِرہم یا وہ چیز جس کی قیمت دس دِرہم ہے۔(2) دس درہم چاندی کی مقدار فی زمانہ تقریباً 30 گرام 618 ملی گرام بنتی ہے لہٰذا مَہر مقرر کرتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ مہر کی رقم اس سے کم نہ ہو۔

## اِیجاب و قبول کے وقت مَہر کا ذِکر کرنا ضَروری نہیں

**سُوال:** کیا اِیجاب و قَبول کے وَقت مَہر کا ذکر کرنا ضَروری ہے؟

**جواب:** اِیجاب و قَبول کے وَقت مَہر کا ذکر کرنا شرط نہیں ہے کہ نِکاح مَہر ذکر کیے بغیر بھی مُنْعَقِد ہو جاتا ہے جیسا کہ فتاویٰ رضویہ میں ہے: جس حالت میں اِنعقادِ نکاح (یعنی نکاح ہو جانے) کا حکم ہو ذکرِ مَہر کی کوئی حاجت نہیں کہ نکاح بے ذکر بلکہ بذکرِ عدمِ مَہر (یعنی نکاح مہر کا ذکر کیے بغیر بلکہ اگر کسی نے یہ کہا کہ مہر نہیں دوں گا

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ۱۲/ ۱۶۲ ملتقطاً

(2) بَدَائِعُ الصَّنائِع، کتاب النکاح، بیان أدنی المھر، ۲/ ۵۶۱

تب) بھی صحیح و مُنعَقِد ہے (یعنی ہو جائے گا)۔[1]

**ہاں!** اگر نِکاح میں مَہر کا ذِکر ہو تو ایجاب پُورا جب ہو گا کہ مَہر بھی ذِکر کیا جائے چُنانچِہ صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نِکاح میں مَہر کا ذکر ہو تو اِیجاب پورا جب ہو گا کہ مَہر بھی ذِکر کر لے مثلاً یہ کہتا تھا کہ فُلاں عورت تیرے نِکاح میں دی بعوض ہزار روپے کے اور مَہر کے ذکر سے پیشتر اس نے کہا: میں نے قبول کی، نکاح نہ ہوا کہ ابھی ایجاب پورا نہ ہوا تھا اور اگر مَہر کا ذکر نہ ہوتا تو ہو جاتا۔[2]

## کیا نکاح کا خُطبہ پڑھنا واجِب ہے؟

**سُوال:** کیا نکاح کا خُطبہ پڑھنا واجِب ہے؟

**جواب:** نکاح کا خُطبہ پڑھنا واجِب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ ہاں جب پڑھا جائے تو حاضِرین پر سُننا واجب ہے۔ خطبۂ نِکاح کے علاوہ نِکاح کے مزید چند مستحبات یہ بھی ہیں: "(۱) عَلانیہ نکاح (۲) نکاح سے پہلے خطبہ پڑھنا کوئی سا خطبہ ہو اور بہتر وہ ہے جو حدیث میں وارِد ہو (۳) مسجد میں ہونا (۴) جمعہ کے دن (۵) گواہانِ عادل کے سامنے (۶) عورت عمر، حسب، مال، عزّت میں مرد سے کم ہو اور (۷) چال چلن اور اخلاق و تقویٰ و جمال میں بیش (یعنی بڑھ کر) ہو۔ (۸)

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۱۱/ ۱۴۰

2 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۱۱، حصہ: ۷

جس سے نکاح کرنا ہو اُسے کسی معتبر عورت کو بھیج کر دکھوا لے اور عادات و اطوار و سلیقہ وغیرہ کی خوب جانچ کر لے کہ آئندہ خرابیاں نہ پڑیں۔(۹) کنواری عورت سے اور جس سے اولاد زیادہ ہونے کی اُمّید ہو نکاح کرنا بہتر ہے۔ سِن رسیدہ، بد خُلْق اور زانیہ سے نکاح نہ کرنا بہتر۔(۱۰) عورت کو چاہیے کہ مرد دِیندار، خوش خُلْق، مال دار، سخی سے نکاح کرے فاسق بدکار سے نہیں اور یہ بھی نہ چاہیے کہ کوئی اپنی جوان لڑکی کا بوڑھے سے نکاح کر دے۔"[1]

## کیا ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہے؟

**سُوال:** کیا ٹیلیفون پر نکاح دُرُست ہے؟

**جواب:** ایسا نکاح جس میں اِیجاب کرنے والا کسی اور مقام پر ہو اور قبول کرنے والا دوسرے مقام پر تو یہ نکاح نہیں ہو گا۔ نکاح میں اِیجاب و قبول دونوں کا ایک مجلس میں ہونا ضَروری ہے جیسا کہ فقہِ حنفی کی مشہور و معروف کتاب دُرِّ مُختار میں ہے: اِیجاب تمام عُقود میں مجلس سے غائب کسی شخص کے قبول پر مَوقُوف نہیں ہو سکتا۔ وہ عقدِ نکاح ہو یا خرید و فروخت یا اِن کے علاوہ کوئی اور عقد۔ غائب والی صُورت میں اِیجاب باطِل ہو جائے گا اور بعد میں اُسے جائز قرار دینے سے بھی نکاح صحیح نہ ہو گا۔[2]

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۲/ ۵، حصہ: ۷ ملتقطاً

2 ...... دُرِّمختار، کتاب النکاح، ۴/ ۲۱۲

**فتاویٰ** ہندیہ میں ہے: نکاح کے لیے دو گواہوں کا ایک ساتھ اِیجاب و قبول کے اَلفاظ سُننا شرط ہے۔[1] جبکہ ٹیلی فون پر دونوں گواہ ایک ساتھ نہیں سُن سکتے نیز ٹیلی فون پر بولنے والا فرد کون ہے؟ عموماً اس کی پہچان بھی مشکل ہوتی ہے کیونکہ ٹیلی فون پر ایک کی آواز دوسرے سے ملتی جلتی ہو سکتی ہے اس وجہ سے اس کے سننے والا گواہ نہیں بن سکتا جیسا کہ فتاویٰ ہندیہ میں ہے: اگر پردے کے اندر سے اِقرار سُنا تو رَوا نہیں ہے کہ کسی شخص پر گواہی دے کیونکہ اس میں غیر کا اِحتمال ہے اس لیے کہ آواز، آواز کے مشابہ ہوا کرتی ہے۔[2]

**مفتیٔ** اعظم پاکستان، وقارُ الملت حضرتِ مولانا مفتی محمد وَقار الدّین قادِری رَضوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: نکاح صحیح ہونے کی بہت سی شرطیں ہیں: ان میں سے ایک شرط یہ بھی ہے کہ ایجاب و قبول دونوں ایک مجلس میں ہوں اور دوسری شرط یہ ہے کہ ایجاب و قبول کے اَلفاظ دو عاقل و بالغ مسلمان مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں ایک ساتھ سُنیں۔ ٹیلی فون پر ظاہر بات ہے کہ مجلس ایک نہیں ہے لہٰذا پہلی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے نکاح باطل ہے اور دوسری شرط بھی نہیں پائی جاتی اس لیے کہ ٹیلی فون سے ایک آدمی سُنتا ہے، اگر قاضی نے سنا تو گواہوں نے کچھ نہ سُنا اور جب گواہ سُنیں تو دوبارہ ٹیلی فون کرنے والا

مدینہ

1 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب النکاح، الباب الاول فی تفسیرہ...الخ، ۱/۲۶۸

2 ...... فتاویٰ ھندیۃ، کتاب الشھادۃ، الباب الثانی فی بیان تحمل الشھادۃ...الخ، ۳/۴۵۲

بولے گا اس نے نئے اَلفاظ سنے وہ جو پہلے والے نے نہ سُنے تھے اس طرح دوسرا گواہ بھی سنے گا اس لیے دونوں گواہوں کا ایک ساتھ سُننا بھی نہیں پایا جائے گا اور تیسری وجہ باطل ہونے کی یہ ہے کہ ٹیلی فون پر صرف آواز سُنی جاتی ہے، کون شخص قبول کر رہا ہے ؟ یہ معلوم نہیں ہوتا ہے اور صرف آواز سے یہ متعین نہیں کیا جاسکتا کہ یہ فُلاں شخص کی آواز ہے اس لئے کہ آواز دوسرے کی طرح بنائی جاسکتی ہے۔ لوگ جانوروں کی آوازوں کی اس طرح نقل کرتے ہیں کہ اگر سامنے نہ ہو تو پہچانا نہیں جاسکتا کہ یہ آواز جانور کی ہے یا انسان نقل کر رہا ہے۔ بہر حال ٹیلی فون پر نکاح باطل ہے۔[1] فتاویٰ فیضُ الرَّسول میں ہے: ٹیلی فون کے ذریعے نکاح پڑھنا ہر گز صحیح نہیں۔[2]

## وُکلاء کے ذریعے نکاح کی صورت

**سُوال:** کیا کوئی ایسی صورت نہیں جس سے ٹیلیفون پر نکاح کرنا دُرست ہو جائے ؟

**جواب:** ٹیلیفون پر نکاح دُرست ہونے کی یہ صورت ہو سکتی ہے کہ لڑکا یا لڑکی خط یا ٹیلیفون کے ذریعے کسی شخص کو اپنا وکیل بنا دے مثلاً لڑکا کسی کو اپنا وکیل بناتے ہوئے یہ کہے کہ میں فُلانہ بنتِ فُلاں بن فُلاں سے اتنے حق مہر کے بدلے میں نکاح کرنا چاہتا ہوں یا لڑکی کہے کہ میں فُلاں بن فُلاں سے اتنے حق مہر کے

مدینہ

1 ...... وقارُ الفتاویٰ، ۳/ ۵۲ ملتقطاً

2 ...... فتاویٰ فیض الرسول، ۱/ ۵۶۰

بدلے میں نکاح کرنا چاہتی ہوں۔اب وہ وکیل لڑکے یا لڑکی کی طرف سے دوسری جگہ دو گواہوں کے سامنے مجلسِ نکاح میں ایجاب و قبول کرے تو اس طرح نکاح ہو جائے گا۔

## شَہد کی مکھی کو نہیں مارنا چاہیے

**سُوال:**(بیرونِ ملک کے قِیام کے دَوران غالِباً ۴ ربیعُ الآخر ۱۴۱۸ھ کو قِیام گاہ پر عَلَی الصُّبح اندھیرے میں امیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا پاؤں بے خیالی میں ایک شَہد کی مکّھی پر پڑ گیا۔اُس نے جلال میں آکر پاؤں کے تلوے پر ڈنک مار دیا، آپ نے بے تاب ہو کر قدم اُٹھالیا شہد کی مکّھی رینگنے لگی۔ ایک اسلامی بھائی اس مکھی کو مارنے کے لیے دوا کا اسپریئر (Flying Insect Killer) اُٹھالائے۔ آپ نے فوراً اس کا ہاتھ روک دیا اور فرمایا: اس بے چاری کا قُصور نہیں۔ قصور میرا ہی ہے کہ میں نے بے دیکھے اس پر پاؤں رکھ دیا اب وہ اپنی جان بچانے کے لیے ڈنک نہ مارتی تو اور کیا کرتی ؟ اس پر آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی خدمت میں عرض کی گئی:) کیا شَہد کی مکّھی کو نہیں مارنا چاہیے ؟

**جواب:** شَہد کی مکّھی کو نہیں مارنا چاہیے کہ "نبیٔ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چیونٹی اور شَہد کی مکّھی کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔"[1] حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ

مدینہ

1 ...... مُصَنّف اِبن اَبی شیبۃ، کتاب الادب، باب فی قتل النمل، ۶/۲۵۹، حدیث:۱

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے چار جانوروں کو قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ چیونٹی، شَہد کی مکّھی، ہُدہُد اور اِلٹورا (سبز رنگ کا پرندہ جو چھوٹے پرندوں کا شکار کرتا ہے)۔ [1] اَلبتہ ایسی چیونٹیاں جو بستروں پر چڑھ جاتی ہیں اور آدمی کی آنکھوں یا بدن کے دوسرے حصّوں پر کاٹ لیتی ہیں جس سے آدمی شدید تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے تو اِنہیں اپنے سے ضَرر (نقصان) کو دُور کرنے کے لیے فِنِس وغیرہ اَسپرے کے ذریعے مارنا جائز ہے۔ اس کی اصل وہ اَحادیثِ مُبارکہ ہیں جن میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کاٹنے والے کتّے، چوہے وغیرہ کو قتل کرنے کا حکم اِرشاد فرمایا ہے۔

**حضرتِ** سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: مؤمن کی مثال شَہد کی مکّھی کی طرح ہے جو کھاتی ہے تو پاکیزہ چیز (پھولوں کا رَس) اور پیدا کرتی ہے تو پاکیزہ چیز (شہد) اور جس پاکیزہ چیز پر بیٹھ جائے تو اُسے خراب کرتی ہے نہ توڑتی ہے۔ [2]

**شَہد** کی مکّھی کے ڈنک میں عذابِ قبر و جہنم کی یاد ہے اور یہ تو مقامِ شُکر ہے کہ مجھے شَہد کی مکّھی نے کاٹا ہے اگر اس کی جگہ کوئی بچھو ہوتا وہ کاٹ لیتا تو میں کیا کرتا؟

مدینہ

1 ...... اِبنِ ماجہ، کتاب الصید، باب ما ینھی عن قتلہ، ۳/ ۵۷۸، حدیث: ۳۲۲۴

2 ...... مستدرک حاکم، کتاب الایمان، صفۃ حوضہ صلی اللہ علیہ وسلم... الخ، ۱/ ۲۵۶، حدیث: ۲۶۱ مختصراً

ڈنک مچھر کا بھی مجھ سے تو سہا جاتا نہیں

قبر میں بچھو کے ڈنک کیسے سہوں گا یاربّ (وسائلِ بخشش)

## شَہد کی مکھی کے کاٹے کا علاج

**سُوال:** شَہد کی مکّھی جب کاٹتی ہے تو شدید دَرْد ہوتا ہے اس کا علاج اِرشاد فرمادیجیے۔

**جواب:** شَہد کی مکّھی اور دیگر کیڑے مکوڑوں کے کاٹے کے 9 علاج پیشِ خدمت ہیں:

(1) شَہد کی مکّھی جب کاٹ لے تو فوراً اپنا یا کسی مسلمان کا تھُوک لگالیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ دَرْد میں کمی آجائے گی بلکہ ہر قِسم کے کیڑے مکوڑے حتّٰی کہ سانپ اور بچھو کے کاٹے پر بھی اِنسانی تھوک لگانا مُفید ہے۔

(2) سانپ، بچھو، شَہد کی مکھی یا کوئی سا بھی زَہریلا جانور کاٹ لے، تو پانی میں نمک ملا کر ڈَنک کی جگہ پر لگایئے بلکہ ممکن ہو تو وہ جگہ اُس نمک والے پانی میں ڈَبو دیجیے اور مُعَوَّذَتَیْن یعنی سورۃُ الْفَلَق اور سورۃُ النَّاس پڑھ کر دم کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زَہر کا اثر زائل ہو جائے گا۔

(3) اگر آپ ایسی جگہ رہتے ہیں جہاں شَہد کی مکھیاں یا بچھو ہوتے ہیں تو پیاز کا رس 3 تولہ (تقریباً 35 گرام)، اَن بجھا چونا 4 گرام، نوشادر ایک تولہ (تقریباً 12 گرام) باہم ملا کر نِتھار (چھان) کر اپنے پاس محفوظ کر لیجیے اور بوقتِ ضَرورت بچھو اور شَہد کی مکّھی کے کاٹنے کے مقام پر لگایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ فائدہ ہو گا۔

(4) اگر کسی کو سانپ ڈس لے تو پیاز کا رَس اور سَرسوں کا تیل ہم وزن ملا کر مرض کی شدّت کے مطابِق آدھ آدھ گھنٹہ یا ایک ایک گھنٹہ بعد 4 تولہ (تقریباً 50 گرام) کی مقدار میں پلایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آرام آجائے گا۔

(5) اگر شہد کی مَکّھی کاٹ لے تو اس پر پیاز کا ٹکڑا باندھ لیجیے۔ گرم پانی یا آگ سے جل جانے کی صورت میں بھی یہی طریقہ اِختیار کیجیے۔

(6) اگر بچھو یا شہد کی مَکّھی وغیرہ کاٹ لے تو اس پر پیاز کاٹ کر یا مَسَل کر لگایئے اور نمک لگا کر پیاز کِھلایئے۔

(7) جب کسی کو سانپ ڈس جائے تو اس کو پیاز کثرت سے کھلایئے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زَہر کا اثر دُور ہو جائے گا۔

(8) کنکھجورا کاٹ لے تو پیاز اور لہسن کو پیس کر زخم پر لیپ کر دیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زہر کا اثر ختم ہو جائے گا۔

(9) اگر پیاز کو پانی میں گھوٹ (پیس) کر گھر میں چھڑکیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ سانپ بچھو وغیرہ بھاگ جائیں گے۔[1]

مدینہ

[1]...... پیاز یا لہسن کھانے یا لگانے کی صورت میں جب تک بدبو ختم نہ ہو مسجد میں جانا منع ہے لہٰذا ایسے علاج بغیر شدید حاجت کے جماعت کے وقت کے قریب نہ کیے جائیں اور جب ایسا علاج استعمال کریں تو بدبُو ختم ہونے تک مسجد نہ جائیں۔ مزید تفصیلات جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے ''مسجدیں خوشبو دار رکھیے'' کا مطالعہ کیجیے۔

(شعبہ فیضانِ مدنی مذاکرہ)

# سانپ بچھو وغیرہ مُوذِیات سے بچنے کا وَظیفہ

**سُوال:** سانپ بچھو وغیرہ مُوذِیات (یعنی اِیذا دینے والے جانوروں) سے بچنے کا کوئی وَظیفہ بھی اِرشاد فرما دیجیے۔

**جواب:** شجرۂ قادِریہ رَضَوِیہ ضیائیہ میں ہے: ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَق (یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں) روزانہ صبح و شام[1] تین تین بار پڑھئے سانپ بچھو وغیرہ مُوذِیات (یعنی اِیذا دینے والے جانوروں) سے پناہ حاصل ہو۔[2]

**حدیث شریف** میں ہے کہ ایک شخص نے سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے دَربارِ نُور بار میں حاضِر ہو کر عرض کی: یا رسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! کل شام مجھے ایک بچھو نے ڈنک مار دیا۔ فرمایا: اگر تم نے شام کے وقت ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَق (یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کے واسطے سے ساری مخلوق کے شر سے پناہ مانگتا ہوں) کہہ لیا ہوتا تو وہ تجھے نقصان نہ پہنچاتا۔[3] اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں ہر قسم کے مُوذِیات سے

---

1 ...... آدھی رات ڈھلے سے سورج کی پہلی کرن چمکنے تک صُبح ہے، یوں ہی دوپہر ڈھلنے سے غُروبِ آفتاب تک شام ہے۔ (الوظیفۃ الکریمہ، ص۹ ملتقطاً)

2 ...... شجرۂ قادریہ رَضَوِیہ ضِیائیہ عطّاریہ، ص ١٢

3 ...... مُسلِم، کتاب الذکر والدعاء...الخ، باب فی التعوذ...الخ، ص ١٤٥٣، حدیث: ٢٧٠٩

محفوظ و مامون فرمائے اور آخرت میں بھی ان کے عذاب سے بچائے، اٰمِیۡن

بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

مری لاش سے سانپ بچھو نہ لپٹیں

کرم از طفیلِ رضا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

## شَہد کا اِستِعمال سُنَّت ہے

**سُوال:** کیا شَہد کا اِستِعمال سُنَّت ہے؟ نیز شَہد کتنے رنگ کا ہوتا ہے؟

**جواب:** جی ہاں! شَہد کا اِستِعمال سُنَّت ہے۔ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے پسند فرماتے تھے جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ یُعۡجِبُہُ الۡحَلۡوَآءُ وَالۡعَسَلُ یعنی نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میٹھی چیز اور شہد پسند فرماتے تھے۔[1] اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شَہد میں شفا رکھی ہے چنانچہ پارہ 14 سورۃُ النحل کی آیت نمبر 69 میں اِرشاد ہوتا ہے: ﴿فِیۡهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ ترجمۂ کنز الایمان: ”جس (شہد) میں لوگوں کی تندرستی ہے۔“ حدیث شریف میں ہے: اَلشِّفَآءُ شِفَاءَانِ، قِرَاءَۃُ الۡقُرۡاٰنِ وَشُرۡبُ الۡعَسَلِ یعنی شِفا دو چیزوں میں ہے، قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے اور شہد پینے میں۔[2]

شَہد کے چار رنگ ہوتے ہیں: اَبۡیَض (سفید)، اَصۡفَر (زرد)، اَحۡمَر (سرخ) اور اَسۡوَد

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، ۴/۱۷، حدیث: ۵۶۸۲

2 ...... مستدرک حاکم، کتاب الطب، الشفاء شفاءان... الخ، ۵/۲۸۲، حدیث: ۷۵۱۳

(کالا) اور یہ رنگ بھی مکّھی کی عمر کے اِعتبار سے ہوتے ہیں۔ سفید رنگ جوان مکّھی کا ہو گا اور زرد ادھیڑ عمر والی کا اور سُرخ رنگ بوڑھی مکّھی کا اور کالا رنگ اُس مکّھی کا ہو گا جو اس سے زائد عمر میں پہُنچ کر محنت کرے۔[1]

## شہد پینے کا طریقہ

**سُوال:** شہد پینے کا طریقہ اور اس کے فوائد بھی بیان فرما دیجیے۔

**جواب:** مُفَسِّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم روزانہ صبح کو ایک پیالہ شہد کا شربت نوش فرمایا کرتے تھے۔[2] پانی میں شَہد ملا کر صبح خالی پیٹ پینا بہُت سارے منافع کا مجموعہ ہے۔ خالی پیٹ میں شہد فوراً جذب ہو کر مِعدہ کی صفائی کرتا اور جسم کو بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ صحت نشان ہے: جو کوئی ہر ماہ تین دِن صبح کے وَقت شَہد چاٹ لے وہ اس مہینے کسی بڑی بَلا میں مبتلا نہ ہو گا۔[3] حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی:

مدینہ

1. تفسیر حسنات، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ:۶۹، ۳/ ۶۳۷ ماخوذاً
2. مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۵۱
3. اِبنِ ماجہ، کتاب الطب، باب العسل، ۴/ ۹۴، حدیث: ۳۴۵۰

یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم! میرے بھائی کو دَست کی بیماری ہے۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اسے شہد پلاؤ۔ وہ شخص پھر دوبارہ حاضر ہوا اور عرض کی: دَست اور زیادہ ہوگئے ہیں۔ فرمایا: اسے شَہْد پلاؤ۔ وہ شخص پھر آکر عرض کرنے لگا کہ میں نے اپنے بھائی کو شہد پلایا ہے دَست اور زیادہ ہو گئے ہیں۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے، جاؤ اُسے وہی شہد پلاؤ، وہ گیا شہد پلایا تو وہ ٹھیک ہو گیا۔[1]

تفسیرِ روحُ المعانی میں ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کو اس آدمی کے بارے میں علم تھا کہ اس کے یہ دَست شہد سے ہی جائیں گے۔ اس لیے کہ اس مریض کے معدہ میں رَطُوباتِ لَزِجہ غلیظہ (یعنی چپکنے والی غلیظ رطوبتیں) جمی ہوئی تھیں تو جب قابض دوا پہنچائی جاتی تو اسے فائدہ نہ ہوتا اور وہ پھسل کر دَستوں میں آجاتی اور دَست بدستور رہتے تو اس شہد نے معدے کی صفائی کر کے دَستوں کو بند کر دیا۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا عامر بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں اپنے بُخار کی خبر بھیجی، میں آپ صَلَّی اللہُ

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب الطب، باب الدواء بالعسل، ۴/۱۷، حدیث: ۵۶۸۴

2 ...... روح المعانی، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۶۹، ۱۴/۵۷۰

تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم سے دَوا اور شِفا کا مُتلاشی تھا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری طرف شہد کی کُپی (بوتل) بھیجی۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالِک اَشْجَعِی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیمار ہو گئے تو لوگوں نے عرض کی: کیا ہم آپ کا علاج نہ کریں؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اُن سے فرمایا: مجھے پانی دو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پانی کے بارے میں اِرشاد فرمایا: ﴿وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا﴾ (پ۲۶، قٓ: ۹) ترجمۂ کنزالایمان: "اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا۔" پھر اِرشاد فرمایا: شہد لے آؤ۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے شہد کے بارے میں فرمایا: ﴿فِيْهِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ﴾ (پ۱۴، النحل: ۶۹) ترجمۂ کنزالایمان: "جس (شہد) میں لوگوں کی تندرستی ہے۔" پھر اِرشاد فرمایا: زیتون لے آؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زیتون کے بارے میں اِرشاد فرمایا: ﴿شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ﴾ (پ۱۸، النّور: ۳۵) ترجمۂ کنزالایمان: "بَرَکت والے پیڑ زیتون سے۔" جب لوگوں نے یہ ساری چیزیں حاضر کر دیں تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سب کو آپس میں ملایا اور پھر انہیں نوش فرمایا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تندرست ہو گئے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیجیے کہ احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ علاج اپنی مرضی سے نہیں کرنے چاہئیں کہ ہو سکتا ہے وہ خاص

مدینہ

1 ...... شُعَبُ الْاِیمان، باب فی المطاعم والمشارب، أکل اللحم، ۵/۹۸، حدیث: ۵۹۳۱

2 ...... تَفْسِیرِ قُرْطبی، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۶۹، ۵/۹۹، الجزء: ۱۰

خاص مَوقعوں، موسِموں کی مُناسِبتوں اور مخصوص لوگوں کے مِزاجوں اور طبیعتوں کے مُوافِق ہوں جیسا کہ مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: احادیثِ شریفہ کی دَوائیں کسی حاذِق طبیب (یعنی ماہر طبیب) کی رائے سے استِعمال کرنی چاہئیں (اہلِ عرب کو تجویز کردہ دَوائیں) صِرف اپنی رائے سے استِعمال نہ کریں کہ ہمارے (طَبعی) مزاج اہلِ عرب کے (طَبعی) مزاج سے جُدا گانہ ہیں۔[1] شہد ہی کو لے لیجیے کہ اس میں شِفا ہے تاہم بعض لوگوں کے وُجُود اِسے برداشت نہیں کرپاتے جس کی وجہ سے انہیں نقصان دیتا ہے لہٰذا وہ شہد کا اِستعمال نہ کریں۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنَّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فتاویٰ رضویہ جلد 25 صَفْحَہ 88 پر رَدُّالمحتار کے حوالے سے نقل فرماتے ہیں: جن مِزاجوں (یعنی طبیعتوں) پر صَفرا (وہ زرد پانی جو پِتّے میں ہوتا ہے) غالب ہوتا ہے شہد اُنہیں نقصان کرتا ہے بلکہ بارہا بیمار کر دیتا ہے! باآنکہ (یعنی باوُجُود اس کے کہ) وہ (یعنی شہد) بنصِّ قرآنی (دلیلِ قرآنی سے) شِفا ہے۔[2] مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کے فرمان کا خُلاصہ ہے: طِبّ میں شہد

مدینہ

1 ...... مرآۃ المناجیح، ۶/ ۲۱۷

2 ...... رَدُّالْمُحتار، کتاب الاشربۃ، ۱۰/ ۵۰

کو دَست آوَر (یعنی دَست لانے والا) مانا گیا ہے لہٰذا دَستوں (یعنی ڈائیریا، لُوز مَوشن) میں شہد استِعمال نہ کیا جائے۔[1]

## بارِش کا پانی حاصل کرنے کا طریقہ

**سُوال:** بارِش کے بابَرَکت پانی کو کیسے حاصِل کیا جائے؟

**جواب:** بارش کے پانی کو حاصل کرنے کے لیے بارش شروع ہوتے ہی پانی جمع کرنا شروع نہ کیا جائے کیونکہ فَضا میں گرد و غُبار، دُھواں اور کیمیاوی عَناصِر وغیرہ ہوتے ہیں۔ ابتِدائی برسات اِن کو بہا کر زمین کی طرف لاتی ہے۔ جب کچھ دیر بارش برس جاتی ہے تو یہ آلودگیاں ختم ہو جاتی ہیں، اب کھلی فَضا میں چوڑے مُنہ کا برتن (پتیلا، تھال وغیرہ) رکھ کر بارش کا پانی جمع کر لیں اور صاف بوتلوں میں بھر کر محفوظ کر لیں اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ مریضوں کے لیے کارآمد رہے گا بلکہ سبھی کو تَبَرُّکاً پینا چاہیے کہ قرآنِ پاک میں اس کو مبارک پانی قرار دیا گیا ہے چنانچہ خُدائے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَ نَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا فَاَنْۢبَتْنَا بِهٖ جَنّٰتٍ وَّ حَبَّ الْحَصِيْدِۙ(۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے آسمان سے برکت والا پانی اُتارا تو اس سے باغ اُگائے اور اناج کہ کاٹا جاتا ہے۔ (پ۲۶، ق:۹)

مدینہ

[1] مرآۃ المناجیح، ۶ / ۲۱۸ ملخصاً

## بارِش کے پانی کا بیماری میں اِستِعمال کا طریقہ

**سُوال:** بارِش کا پانی بیماری میں کس طرح اِستِعمال کیا جائے؟

**جواب:** اَمیرُ الْمُؤْمِنِیْن حضرتِ سیِّدُنا مولائے کائنات، مولا مشکل کشا، علیُّ الْمُرتَضٰی، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم مریضوں کو اس طرح ہدایت فرماتے تھے کہ قرآنِ پاک کی کوئی سی آیت لکھ کر اس کو بارش کے پانی سے دھو کر اس پانی میں شَہد ملا کر پی لیں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ شِفا پائیں گے۔[1]

**یاد رکھیے!** قرآنِ پاک کی کسی آیت یا سورۃ کو بہ نیتِ شفا برتن وغیرہ پر لکھ کر اسے استعمال کر سکتے ہیں مگر یہ احتیاط ضروری ہے کہ لکھنے والا باوضو ہو اور جس برتن وغیرہ پر آیت یا سورۃ لکھی ہے اسے بے وُضو، جُنُب اور حَیض ونِفاس والی عورت ہرگز نہ چھوئے کہ یہ حرام ہے چنانچہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جس برتن یا گلاس پر سورۃ یا آیت لکھی ہو اس کا چھونا بھی ان کو (یعنی بے وُضو اور جُنُب اور حَیض ونِفاس والی کو) حرام ہے اور اس کا استعمال سب کو مکروہ مگر جبکہ خاص بہ نیتِ شفا ہو۔[2]

## بارِش کی فضیلت

**سُوال:** بارش کی کوئی اور فضیلت بھی بیان فرما دیجیے۔

---

1. تَفْسِیرِ ابْنِ کَثِیْر، پ۱۴، النحل، تحت الآیۃ: ۶۹، ۴/۵۰۱ ملخّصاً
2. بہارِ شریعت، ۱/۳۲۷، حصّہ: ۲

**جواب:** برستی بارِش میں دُعا قبول ہوتی ہے۔ دَفنِ میّت کے بعد بارش ہونا نیک فال[1] ہے خُصوصاً جب کہ پہلے سے بارِش کے آثار نہ ہوں جیسا کہ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت سے ایک عورت کے دفن کرنے کے بعد بارش ہونے کے بارے میں سُوال کیا گیا تو اِرشاد فرمایا: بارش رحمت فالِ حسن ہے خصوصاً اگر خلافِ عادت ہو۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ ابو طالب محمد بن علی مکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: روایت میں ہے کہ جس نے ننگے پاؤں اور ننگے سر طواف کیا اسے ایک غلام آزاد کرنے کا ثواب ملے گا اور جس نے بارش میں طواف کے سات چکر لگائے اس کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[3]

◈◈◈◈◈

مدینہ

1 ...... محاورۂ عرب میں ”فال“ ہر اچھی بُری شگون کو کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ ”نیک فال“ لینا سنّت ہے اس میں اللہ تعالیٰ سے اُمّید ہے اور ”بدفالی“ لینا ممنوع کہ اس میں رب سے نااُمیدی ہے۔ اُمّید اچھی ہے نااُمیدی بُری، ہمیشہ رب سے اُمّید رکھو۔ (مرآۃ المناجیح، ۶/۲۵۵ ملتقطاً)

2 ...... فتاویٰ رضویہ، ۹/۳۷۳

3 ...... قوتُ القلوب، الفصل الثالث والثلاثون فی ذکر دعائم الاسلام...الخ، ۲/۱۹۸

# ماخذ و مراجع

| قرآنِ پاک | ❋ ❋ ❋ ❋ | ❋ ❋ ❋ ❋ | ❋ ❋ ❋ ❋ |
| --- | --- | --- | --- |
| نام کتاب | مطبوعہ | نام کتاب | مطبوعہ |
| کنزالایمان | مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ | حلیۃ الاولیاء | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۸ھ |
| تفسیر القرطبی | دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ | بدائع الصنائع | دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ |
| تفسیر ابنِ کثیر | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ | الدر المختار | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| تفسیر روح المعانی | دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۰ھ | رد المحتار | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ |
| تفسیر الحسنات | ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور | الفتاوی الھندیہ | دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ |
| صحیح البخاری | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۱۹ھ | فتاویٰ رضویہ | رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور |
| صحیح مسلم | دار ابن حزم بیروت ۱۴۱۹ھ | بہارِ شریعت | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| سنن ابنِ ماجہ | دار المعرفہ بیروت ۱۴۲۰ھ | وقار الفتاویٰ | بزم وقار الدین باب المدینہ کراچی |
| المستدرک | دار المعرفہ بیروت ۱۴۱۸ھ | فتاویٰ فیض الرسول | شبیر برادرز مرکز الاولیا لاہور ۱۴۱۱ھ |
| مصنف ابن ابی شیبہ | دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ | قوت القلوب | مرکز اہل السنۃ برکات رضا ۱۴۲۳ھ |
| شعب الایمان | دار الکتب العلمیہ بیروت ۱۴۲۱ھ | الوظیفۃ الکریمۃ | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| مرآۃ المناجیح | ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور | شجرۂ قادریہ عطاریہ | مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی |
| منح الروض الازھر | دار البشائر الاسلامیہ بیروت ۱۴۱۹ھ | ❋ ❋ ❋ ❋ | ❋ ❋ ❋ ❋ |

# فہرست

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

## نیک نَمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَریعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

**میرا مَدَنی مقصد:** ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ
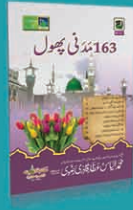
ISBN 978-969-631-775-3
0126231

MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net